سوال۔ اسلام کا تصورِ حیات دیگر مذاہب کے تقابل میں منفرد ہے۔ بحث کریں

جواب۔ **اسلام کا تصورِ حیات دیگر مذاہب کے تقابل میں:**

تعارف:

اسلام ایک دین ہے مذہب نہیں ہے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور یہ دیگر مذاہب کی طرح صرف عبادات اور رسومات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام کا اصل پیغام یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشے تک خالقِ حقیقی کی مرضی پوری ہو اور اس کی زمین پر صرف اسی کا قانون ہو۔ اسلام زندگی سے فرار نہیں بلکہ زندگی کی تعمیر کی تعلیم دیتا ہے اور پوری زندگی کو سنوارنے کے لیے ہدایت کا ایک مکمل نظام بھی پیش کرتا ہے۔ ہدایت کے اسی نظام کا نام دین ہے اور اسلامی نظریہ حیات یا اسلامی آئیڈیالوجی ہے۔

دین کا مفہوم:

ویسے تو عربی زبان میں لفظ دین کے بہت سارے معنی ہیں لیکن قرآن میں دین کو ایک جامع اصطلاح کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ قرآن میں اس سے مراد ایک ایسا نظامِ زندگی ہے جس میں انسان کسی کا اقتدارِ اعلیٰ تسلیم کر کے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ اس کے حدود و ضوابط اور قوانین کی پابندی کرے۔ اس کی فرمانبرداری پر عزت و انعام کا مستحق ہو اور اس کی نافرمانی پر ذلت و خواری اور سزا سے ڈرے۔ قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (القرآن)

ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کیا۔

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (القرآن)

ترجمہ: اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس سے وہ دین ہرگز مقبول نہیں کیا جائے گا۔ (القرآن)

جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے کہ اسلام ایک دین ہے مذہب نہیں ہے۔ اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے، سر تسلیم خم کرنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ اسلام کے لفظی معنی امن، سلامتی اور آشتی کے ہیں۔

اسلامی نظریہ حیات کیا ہے؟

مکمل ضابطہ زندگی کی حیثیت سے

اسلامی تعلیمات کے دو (پہلو) پہلو ہیں: ایک طرف اسلام زندگی کی بنیادی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ اس کائنات کی حقیقت کیا ہے اس میں انسان کا اصل مقام کیا ہے، زندگی کا مقصد کیا ہے اور جو اساسی قانون اس میں کارفرما ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسلام بنیادی عقائد کی شکل میں انسان کو زندگی کی حقیقتوں سے روشناس کرواتا ہے اور کائنات اور حیات کے بارے میں اسے صحیح زاویہ نظر عطا کرتا ہے۔ دوسری طرف اسلام ہمیں زندگی کا مفصل قانون پیش کرتا ہے تاکہ انسان افراد اور معاشرے دونوں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اعتدال و توازن کی بنیاد پر استوار کرے اور کامیابی و کامرانی رہے۔ عقائد اور ضابطہ عمل کے اس مجموعے کا نام ہے اسلامی نظریہ حیات ہے۔ علوم عمرانی (عمرانیات) کی اصطلاح میں عقائد اور ضابطہ عمل کے اس مجموعہ کو "آئیڈیالوجی" کہا جاسکتا ہے۔ جدید عمرانی لٹریچر میں یہ لفظ ضابطہ فکر و عمل کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جو اپنی فکری اور فلسفیانہ بنیادیں رکھتا ہو اور سیاست اور معاشرت کے لیے بھی ایک واضح لائحہ عمل پیش کرتا ہو۔ لغت فلسفہ میں ڈاکٹر جارج پولس اس کی تعریف یوں کرتا ہے:

> "عام نظریات کا کوئی ایسا ضابطہ یا کوئی ایسا پروگرام جس کی اساس فکر و فلسفہ پر ہو۔"

اسی طرح مشہور ماہر لسانیات ویبسٹر اس کی یہ تعریف کرتا ہے:

> "کسی تہذیبی، سیاسی یا معاشرتی تحریک کے عام مقصود یا لائحہ عمل کا علمی بیان۔"

Keep the description of a single heading brief. And increase the no of arguments

جب ہم اسلامی نظریہ حیات کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد
اسلام کا نظامِ فکر و عمل اور وہ تہذیبی اور تمدنی لائحہ عمل مراد ہوتا ہے جو کہ اسلام
نے پیش کیا ہے۔ نظریہ حیات کی اول خصوصیت یہی ہے کہ وہ اپنے خاص نظام
فکر کی روشنی میں زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔
اور جس طرح ہار کے موتیوں کو ایک رسی یا سرشتہ باہم منسلک کرتا ہے
اسی طرح ہر نظریہ حیات کی ایک مشترک روح زندگی کے تمام شعبوں
کے پروگراموں کو جوڑ کر ایک وحدت بنا دیتی ہے۔ یہی وحدت ہے جو
کہ زندگی میں حسن پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے قرآن کریم میں ایمان
اور عمل صالح دونوں کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے اور ایک کے بغیر دوسرا دراصل
ناممکن ہے۔

Attempt this in detail by giving subheadings

کیا دیگر مذاہب بھی اسلام کی طرح انسان کو ایک مکمل نظام حیات عطاء کر سکتے ہیں؟

جب ہم دیگر مذاہب جیسے کہ عیسائیت، ہندو مت، بدھ
مت اور یہودیت وغیرہ کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ
یہ تمام مذاہب انسان کو انفرادی یا اجتماعی زندگی گزارنے کیلئے کوئی
جامع نظام پیش نہیں کرتے۔ بلکہ یہ مذاہب صرف چند عبادات اور
رسومات تک محدود ہیں اور انسان کی انفرادی، اجتماعی، معاشی، معاشرتی
اور سیاسی ضروریات اور مسائل کے حل کیلئے کوئی لائحہ عمل پیش نہیں کرتے۔
مثال کے طور پر بدھ مت یا عیسائیت مکمل نظام زندگی نہیں۔ ان دونوں
مذاہب کا موضوع محض اخلاق ہے لہٰذا یہ مکمل نظام زندگی نہیں
ہے جو کہ انسان کی تمام شعبوں میں رہنمائی کر سکے۔ ہندو مت اور
یہودیت اس اعتبار سے کچھ بہتر ہیں کہ وہ ضابطہ اخلاق سے
بڑھ کر تھوڑی بہت ہدایت بھی دیتے ہیں۔ لیکن ہندو مت میں ذات
پات کی تقسیم اور محدود نظر نے یہودیت اس کو عالمی اور جامع
مذہب بننے سے قاصر ہے اور یہ موجودہ دور میں کوئی انقلاب پیدا کرنے کی
صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں منو سمرتی کی بجائے
نئے قوانین بنائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہودیت ایک نسل تک

Add references against your arguments

محدود ہے۔ یہودی خود بھی تبلیغ نہیں کرتے اور نہ یہ بات پسند کرتے ہیں کہ کوئی ان کا مذہب اختیار کرے۔ چونکہ ان دونوں مذاہب کے تقاضا سخت اور بے لچک ہیں جس کی وجہ سے یہ کوئی جامع نظام پیش نہیں کر سکتے۔ ہندومت اور بدھ مت کے سلسلے میں تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رہی یہودیت اور عیسائیت تو ان کے مقدس کتب بھی شاہد ہیں کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ نے اپنے بعد ایک آنے والے کی خبر دی تھی جو دین کو مکمل کرے گا۔ تورات میں ایک جگہ ارشاد ہے:

"میں ان کیلئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا"

اسی طرح حضرت عیسیٰ نے فرمایا:

"لیکن وہ فار قلیط (احمد) یا پاک روح ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب چیزوں سکھائے گا اور سب باتیں جو میں نے تم سے کہیں ہیں تمہیں یاد دلائے گا۔"

اس طرح حضرت عیسیٰ نے بھی اپنے کلام کو نامکمل قرار دیا اور یہ بھی بتایا کہ دین کو مکمل کرنے والا آئے گا۔

15

6

Short and incomplete answer. Add more arguments

حاصل کلام:

اسلام دوسرے تمام مذاہب کے مقابلے میں خاص ہے کیونکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور نہ صرف عبادات اور رسومات تک محدود ہے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی مکمل رہنمائی کرتا ہے [illegible] کرتا ہے

A 20 marks answer should have around the 15 subheadings and be on 8-9 pages